سجدۂ شبیریؑ

(درحال شہادت حضرت امامِ حسین علیہ السلام)

۱۷۰ بند

www.emarsiya.com

ہے خوابِ براہیمؑ کی تکمیل یہ سجدہ
فرمانِ خداوند کی تعمیل یہ سجدہ
اسلام کی دستار کی تفضیل یہ سجدہ
طاغوت کے کردار کی تذلیل یہ سجدہ

اس سجدے پہ قربان ہیں دارین کے سجدے
آغاز کے، انجام کے، مابین کے سجدے

www.emarsiya.com

O

یارَب تِری رحمت کا نہیں کوئی ٹھکانہ
معمُور کرم سے ہے تِرے سارا زمانہ
ہر گُل تِری شفقت کا سُناتا ہے فسانہ
بُلبل کی زباں پر تِری بخشش کا ترانہ
چرچا ہے تِرے فیض کا صحرا و چمن میں
غُل تیری عنایات کا ہر کوہ و دمن میں

مَولا تُو مِرے کاسۂ اُمید کو بھر دے
فیروزہ و یاقُوت و زمرّد سے گُہر دے
قرطاس و قلم مہکیں، سُخن کے گُلِ تر دے
خِیرہ ہو خِرد، نوکِ قلم کو وُہ اثر دے
مہتاب کا ہو نُور، ستاروں کی دمک ہو
خُورشیدِ معانی کی چمک تا بہ فلک ہو

www.emarsiya.com

رنگین بیانی ہو جو افکارِ قلم میں
اَور ذوقِ ریاضت ہو جو گفتارِ قلم میں
دَریا کی رَوانی ہو جو رفتارِ قلم میں
اَور لُطفِ عبادت ہو جو کردارِ قلم میں
مضموں نہ فصاحت کے مِلیں، ہو نہیں سکتا
غنچے نہ بلاغت کے کِھلیں، ہو نہیں سکتا

میں آرزوئے شوکت و شہرت نہیں رکھتا
اور شوقِ حصولِ زر و دولت نہیں رکھتا
کچھ مرتبہ و جاہ کی حاجت نہیں رکھتا
خوشنودیٔ اربابِ حکومت نہیں رکھتا
سرمایۂ مداحیِ شبیرؑ بہت ہے
اقلیمِ سخن کی یہی جاگیر بہت ہے

شاعر ہوں مگر شاعری پہ ناز نہیں ہے
اس دور میں یہ باعثِ اعزاز نہیں ہے
نیچی سرِ افلاک سے پرواز نہیں ہے
کم بانگِ درا سے مِری آواز نہیں ہے
لیکن یہ صدا اہلِ سماعت کے لیے ہے
اک فرد نہیں ساری جماعت کے لیے ہے

www.emarsiya.com

یا رب مجھے پھر نظم کی توفیق عطا ہو
جولانی طبیعت کی بہ تحقیق عطا ہو
شہکارِ قلم صادق و صدیق عطا ہو
خِلقت بھی ہو حیران وہ تخلیق عطا ہو

افکار کو اشعار کے سانچے میں جو ڈھالوں
حسنینؑ سے تحسین، محمدؐ سے دعا لوں

دامانِ سخن چاند ستاروں سے بھرا ہو
انمول نگینوں سے ہر اک بند جڑا ہو
گلدستۂ صد رنگ کا ہر پھول نیا ہو
نظارۂ فردوس ہو، جنت کی فضا ہو

نہریں ہوں رواں کوثر و تسنیم کی ہر سو
ہر تشنہ دہن کھنچتا چلا آئے لبِ جو

یوں ایک تسلسل میں ہوں حالات کی کڑیاں
شاعر کہیں الفاظ جواہر کی ہیں لڑیاں
شعروں میں مقید کروں ماضی کی وہ گھڑیاں
جب چشمِ فلک سے تھیں لگیں خون کی جھڑیاں

یوں سجدۂ شبیرؑ کی تصویر عیاں ہو
محشر کے مناظر ہوں، قیامت کا سماں ہو

www.emarsiya.com

ذی جاہ و مکرم ہے محمدؐ کا گھرانہ
اعلیٰ و معظم ہے محمدؐ کا گھرانہ
تخلیقِ مقدم ہے محمدؐ کا گھرانہ
اور افضل و اعظم ہے محمدؐ کا گھرانہ
اس گھر سا زمانے میں کوئی گھر نہیں دیکھا
رتبے میں کوئی اس کے برابر نہیں دیکھا

ہے مرتبہ اس گھر کا عجب اور نرالا
اس گھر سا زمانے میں نہ گھر دیکھا نہ بھالا
اِس گھر کا ہر اِک فرد ہے کیا برتر و بالا
اس گھر کے مکینوں سے ہے دنیا میں اُجالا
ہر آن ہے معمور یہ گھر رحمتِ حق سے
ظاہر ہے یہ قرآن کے ہر ایک ورق سے

اس گھر میں محمدؐ سے نبیؐ جلوہ نما ہیں
حسنینؑ ہیں، زہراؑ ہیں، علیؑ جلوہ نما ہیں
انوارِ خداوندِ جلی جلوہ نما ہیں
آدمؑ سے جو پہلے تھے وہی جلوہ نما ہیں
کیا کام درخشندہ ہیں، کیا نام ہیں روشن
اس گھر سے زمانے کے دروبام ہیں روشن

www.emarsiya.com

قدرت نے زمانے کی سیادت انھیں بخشی
پیغامبری دی ہے، امامت انہیں بخشی
عصمت بھی عطا کی ہے، طہارت انہیں بخشی
حد یہ ہے کہ سرداریٔ جنت انہیں بخشی

اس درجہ عنایات کا حقدار کِیا ہے
ہر شے کا انھیں مالک و مختار کِیا ہے

پتھر کو اگر چاہیں جواہر میں بدل دیں
مٹی پہ نظر ہو تو اِسے زَر میں بدل دیں
قطرے پہ کرم ہو تو سمندر میں بدل دیں
کانٹے کو اگر چاہیں گلِ تر میں بدل دیں

اک لمحے میں انسان کی تقدیر بدل جائے
یہ چاہیں تو حالات کی تصویر بدل جائے

دنیا کی نگاہوں نے کئی بار ہے دیکھا
کرتے ہوئے حیوان سے گفتار ہے دیکھا
توحید و نبوت کا وہ پرچار ہے دیکھا
کرتے ہوئے کنکر کو بھی اقرار ہے دیکھا

سورج بھی پلٹ آیا تھا، تسلیم ہوا ہے
اور چاند بھی دو ٹکڑوں میں تقسیم ہوا ہے

www.emarsiya.com

قدرت نے عطا کی وہ انھیں عزت و عظمت
جبریلؑ بھی آتے ہیں یہاں لے کے اجازت
حاضر ہے فرشتوں کی جماعت پئے خدمت
لیکن ہے پسند ان کو بہت کارِ مشقت

قبضے میں ہر اک نعمتِ افلاک و زمیں ہے
لیکن انھیں مرغوب فقط نانِ جویں ہے

قرآن بیاں کرتا ہے پانچوں کے فضائل
آیات عیاں کرتی ہیں عظمت کے دلائل
پوشیدہ کسی سے بھی نہیں ان کے خصائل
اپنے بھی، پرائے بھی فضلیت کے ہیں قائل

اوصاف سے اِن کے جسے انکار ہوا ہے
وہ شخص ملامت میں گرفتار ہوا ہے

فرقان میں کردار کی تفسیر ہوئی ہے
فی القربیٰ سے حاصل انھیں توقیر ہوئی ہے
نازل جو کہیں آیۂ تطہیر ہوئی ہے
طٰہٰ سے کہیں بارش تنویر ہوئی ہے

کوثر کی خبر، آیۂ مرضات ملی ہے
حق سے انھیں صلوات کی سوغات ملی ہے

www.emarsiya.com

بلبل پہ ہے لازم کہ ہو گلشن سے محبت
اور چاہیے طائر کو نشیمن سے محبت
ہر حال میں آہو کے لیے بَن سے محبت
مومن کے لیے آلؑ کے دامن سے محبت
کافر ہے جو اس فرض کا پابند نہیں ہے
وہ مستحقِ فیضِ خداوند نہیں ہے

عالم میں محمدؐ سا پیمبر نہیں دیکھا
حیدرؑ سا زمانے میں دلاور نہیں دیکھا
زہراؑ سا کوئی طاہر و اطہر نہیں دیکھا
مانندِ حسنؑ امن کا خوگر نہیں دیکھا
اس دہر میں شبیرؑ سا حق گو نہیں دیکھا
ثابت یوں رہِ حق میں کسی کو نہیں دیکھا

اسلام کی پوشاک حسینؑ ابنِ علیؑ ہے
قلبِ شہِؐ لولاک حسینؑ ابنِ علیؑ ہے
تاجِ سرِ افلاک حسینؑ ابنِ علیؑ ہے
دور از حدِ ادراک حسینؑ ابنِ علیؑ ہے
اسلام کی اس نام سے تابندہ جبیں ہے
اس نام کا چرچا تو سرِ عرشِ بریں ہے

www.emarsiya.com

یہ ماہِ منور ہے، درخشندہ قمر ہے
ہے فخر مشیت کو بھی جس پر وہ بشر ہے
تکمیلِ ولایت ہے، امامت کا گُہر ہے
اور جملہ رسولوں کی ریاضت کا ثمر ہے
تسکینِ دلِ حضرتِ محبوبؐ خدا ہے
مرضی ہے جو اس کی وہی اللہ کی رضا ہے

اسلام کا سرچشمۂ اخلاق یہی ہے
باطل کو جو گزرا ہے بہت شاق یہی ہے
وانحر کی جو آیت کا ہے مصداق یہی ہے
جو نام ہوا شہرۂ آفاق یہی ہے
جب تک رگِ انساں میں رواں خون رہے گا
اس نام کا ہر لمحہ وہ ممنون رہے گا

وہ نور جو تھا جلوہ نما عرشِ بریں پر
تھا چار سنِ ہجری کہ اترا وہ زمیں پر
ڈالی جو نظر احمدؐ مرسل نے حسیں پر
طاری ہوا اک وجد شہِؐ عرش نشیں پر
حضرتؐ کی خوشی کا نہ رہا کوئی ٹھکانہ
معمور مسرت سے ہوا سارا زمانہ

www.emarsiya.com

آنگن میں جو حیدرؑ کے وہ اترا مہِ کامل
یثرب کے دروبام کو رونق ہوئی حاصل
بالائے فلک جشنِ ولادت کی تھی محفل
حورانِ جناں آ کے ہوئیں بزم میں شامل
اظہارِ مسرت تھا عیاں جنبشِ لب سے
رس گھل گیا ہر کان میں نغماتِ طرب سے

پلتا ہے بصد ناز وہ شہزادۂ گلفام
حوروں کی وہ لوری، پرِ جبریلؑ پہ آرام
ہیں پھول کھلے مہر و محبت کے بہرگام
ہر سانس میں شامل ہے عجب نکہت اسلام
ہیں اقربا قربان تو احباب فدا ہیں
شیدا شہؐ کونین ہیں، اصحابؓ فدا ہیں

کاندھوں پہ بٹھاتے تھے، کبھی گود میں لیتے
شبیرؑ کو الفت سے نبیؐ گود میں لیتے
کس پیار سے زہراؑ و علیؑ گود میں لیتے
فرزندِ پیمبرؐ کو سبھی گود میں لیتے
کہتے تھے کہ اس چاند سی تصویر کے صدقے
آنکھوں پہ فدا، چہرۂ تنویر کے صدقے

www.emarsiya.com

ضد کی جو کبھی عید کی پوشاک کی خاطر
حاضر ہوا رضوان شہِؐ پاک کی خاطر
ساماں ہوئے شہزادۂ لولاک کی خاطر
تاکہ نہ فسردہ ہو وہ املاک کی خاطر
کرتے ہیں طلب جب کبھی حسنینؑ سواری
بن جاتے ہیں خود سرورِؐ کونین سواری

تاریخ و روایات نے دی ہے یہ شہادت
اک روز تھے مسجد میں نبیؐ محوِ عبادت
جس وقت گئے سجدے میں وہ صاحبِ عظمت
آ بیٹھے وہیں پشت پہ سرکارِؐ امامت
دیکھو کہ پیمبرؐ نے بدل ڈالا ہے معمول
اللہ کے فرمان سے سجدے کو دیا طول

یہ مجھ سے ہے میں اس سے، یہ فرمان ہوا ہے
سرداریٔ جنت کا بھی اعلان ہوا ہے
جب بھی کسی تکلیف کا امکان ہوا ہے
دلداریٔ شبیرؑ کا سامان ہوا ہے
سکھلاتے تھے اس واسطے الفت کا سلیقہ
اپنائیں مسلمان بھی شاید یہ طریقہ

www.emarsiya.com

بعد از حسنؑ مجتبےٰ وہ صاحبِ عصمت
کاندھوں پہ اٹھا لیتے ہیں جب بارِ امامت
کرتے ہیں زمانے کو عطا نورِ ہدایت
ہر آن ہے تبلیغِ مساوات و اخوت
جب بھی کوئی دروازۂ شبیرؑ پہ آیا
گویا وہ درِ مالکِ تقدیر پہ آیا

شہرہ تھا عبادت کا، طہارت کی تھی خوشبو
اورتذکرے تھےآپ کی شفقت کے ہر اِک سو
گو اہلِ زمانہ تھے گرفتارِ من و تُو
شبیرؑ سے چھوٹی نہ محبت کی مگر خُو
تھا لطف و کرم عام ولیؑ ابنِ ولیؑ کا
فیضان تھا ہر ایک پہ فرزندِ علیؑ کا

جس کو بھی زمانے کی جفاؤں نے ستایا
بس حضرتِ شبیرؑ کے سائے میں وہ آیا
اک آن میں انسان کی بگڑی کو بنایا
مفلس کو دیے لعل تو بھوکے کو کھلایا
دیکھا جو سوالی نے یہاں لطف و عطا کو
حاتم کی بھی وہ بھول گیا جودوسخا کو

www.emarsiya.com

اک دن درِ اقدس پہ عجب آ گیا سائل
پژمردہ و غمگین، گرفتارِ مسائل
شمشیرِ ستم، خنجرِ بیداد سے گھائل
دربارِ حسینؑ میں تھا فریاد پہ مائل
آواز میں پُر درد سوالی وہ پکارا
اے سبطِ نبیؐ کیجئے امداد خدارا

سن کر یہ المناک صدا حضرتِؑ عالی
وہ جن کی زمانے میں سخاوت ہے مثالی
جب دیکھنے آتے ہیں کہ ہے کون سوالی
رہ جاتے ہیں حیرت زدہ کونین کے والی
سائل وہ بصد حسرت و آلام کھڑا تھا
دروازۂ شبیرؑ پہ اسلام کھڑا تھا

کہنے لگا حضرتؑ سے وہ بادیدۂ پرنم
کیا آپ کو بتلاؤں میں احوالِ شبِ غم
مدت سے گرفتارِ مصائب ہوں میں پیہم
لگتا ہے کہ اب نکلا کسی روز مِرا دم
عیسیٰؑ ہیں مِرے آپ، دوا دیجئے مولاؑ
بیمار کو مرنے سے بچا لیجئے مولاؑ

www.emarsiya.com

آئے جو سوا لاکھ پیمبرؑ مِری خاطر
تکلیفیں اٹھاتے رہے اکثر مِری خاطر
قرباں ہوئے اللہ کے دلبر مِری خاطر
دکھ جھیل گئے دین کے سرورؐ مِری خاطر
کانٹے چبھے سرکارؐ کے پاکیزہ جسد میں
پتھر بھی لگے آپؐ کو طائف میں، اُحد میں

کی میرے لیے جملہ رسولوںؑ نے جو محنت
معلوم یہ ہوتا ہے کہ جائے گی اکارت
رکھتے ہیں جو اسلام سے دعویٰٔ محبت
ٹکرانے کی باطل سے نہیں ان میں بھی ہمت
اسلام اگر لاکھ بھی فریاد کرے گا
جز آپ کے کوئی بھی نہ امداد کرے گا

یہ لوگ برے لوگ ہیں جینے نہیں دیتے
بھوکے کو بھی خیرات کمینے نہیں دیتے
بیمار دوا چاہے تو پینے نہیں دیتے
کھل جائے کوئی زخم تو سینے نہیں دیتے
بھٹکے ہوئے پھرتے ہیں ہدایت کی روش سے
اور دور ہی رہتے ہیں سدا دادو دہش سے

www.emarsiya.com

فرمایا تھا سرورؐ نے کہ چیزیں ہیں یہی دو
قرآن سے اور آلؑ سے بس رابطہ رکھو
اُمت مِری رکھے گی اگر سامنے ان کو
ممکن نہیں گمراہ مسلمان کوئی ہو

صد حیف کہ دونوں سے مسلمان پھرے ہیں
اس واسطے ذلت کے گڑھے میں وہ گرے ہیں

قرآن کے احکام مہ و سال میں گم ہیں
جس چال سے روکا تھا اسی چال میں گم ہیں
عقبیٰ کی نہیں فکر انھیں، حال میں گم ہیں
دولت کے پجاری ہیں، زر و مال میں گم ہیں

مدہوش ہیں اور ہوش کسی کے نہیں بس میں
سرمست ہیں، سرشار ہیں دنیا کی ہوس میں

جس در سے ملا سب کو وہ صرف آپ کا دَر ہے
میری بھی امیدوں کا سہارا یہی گھر ہے
دستار امامت کی حضورؑ آپ کے سر ہے
ایوان کو باطل کے فقط آپ کا ڈر ہے

نائب شہؑ دارین کے، اللہ کے ولی ہیں
آپ ابنِ علیؑ ، ابنِ علیؑ، ابنِ علیؑ ہیں

www.emarsiya.com

دی میں نے ہر اک در پہ ہے جا جا کے دہائی
امداد کی آواز کہیں سے بھی نہ آئی
تاریکیٔ غم تھی جو مِری راہ پہ چھائی
صرف آپ کے ہاں اک کرن امید کی پائی
بس آپؑ کا اب دستِ شفا چاہیے مولا
بیمار کو اچھی سی دوا چاہیے مولا

جب حضرتِ والا نے سنی دین کی فریاد
نانؐا کی تکالیف کے دن آئے بہت یاد
فرمایا کہ اے دین پڑی تجھ پہ جو اُفتاد
ہر حال میں پائے گا مجھے صاحبِ امداد
پورا میں محمدؐ کا ہر اک خواب کروں گا
اسلام کو سر دے کے شفایاب کروں گا

گلشن میں مِرے پھول ہیں رنگین و معطر
مسلمؑ ہیں، کہیں عونؑ و محمدؑ، کہیں اکبرؑ
قاسمؑ ہیں یہاں اور ہیں عباسِؑ دلاور
اس باغ میں اک پھول ہے محسن علی اصغرؑ
تجھ پر یہ فدا سارا گلستان کروں گا
سب خویش و اقارب کو میں قربان کروں گا

www.emarsiya.com

نانا ؐ نے مِرے جب سے کیا کوچ جہاں سے
ہیں تیر نکلتے رہے باطل کی کماں سے
غافل ہیں مسلمان ہر اک سود و زیاں سے
پژ مردہ ہوا دیں کا چمن بادِ خزاں سے
محروم ہوا باغ جو پھولوں کی نمو سے
ہو گا یہ نہال اب بنی ہاشمؑ کے لہو سے

دنیا کو نہیں علم کہ ہیں کون منافق
باطن میں مخالف ہیں جو ظاہر میں موافق
چہرے تو بتاتے ہیں کہ ایماں میں ہیں واثق
در پردہ مگر ہیں جو بہت فاجر و فاسق
اوڑھا ہے ان اعدا نے شریعت کا لبادہ
کفار سے بھی جن کی شرارت ہے زیادہ

سازش سے کیا قتل مرے بابا علیؑ کو
اور زہر کا ساغر دیا فرزندِ نبیؐ کو
بھڑکاتے ہیں وہ ڈال کے تیل آگ لگی کو
معلوم ہوئی ان کی خباثت نہ کسی کو
ظاہر میں شیاطین کے اب نام کروں گا
اور لا کے کھڑا اُن کو سرِ عام کروں گا

www.emarsiya.com

قبضے میں ہے جس شخص کے ایوانِ حکومت
کہلاتا ہے بدکار وہ حقدارِ خلافت
ٹکرانے کی ظالم سے کسی میں نہیں جرأت
حیران ہے، مجبور ہے، خاموش ہے امت
ہے کام بدلنا ہی جسے خیر کو شر سے
بیعت کا طلبگار ہے حیدرؑ کے پسر سے

شبیرؑ جو آغوشِ محمدؐ میں پلا ہے
صحبت میں سدا بھائی حسنؑ کی جو رہا ہے
ماں زہراؑ سی اور باپ علیؑ جیسا ملا ہے
منصب پہ امامت کی بھی فائز جو ہوا ہے
مر کے بھی وہ باطل کا کبھی ساتھ نہ دے گا
وہ ہاتھ میں ظالم کے کبھی ہاتھ نہ دے گا

خالق کی عنایات کا مظہر ہے امامت
انساں کے کمالات کا جوہر ہے امامت
اسلام کی عظمت کا مقدر ہے امامت
اور بعدِ نبیؐ دین کی رہبر ہے امامت
عصمت کی دلیل اور طہارت کی سند ہے
دراصل امامت ہی خلافت کی سند ہے

www.emarsiya.com

توحید و نبوت کی، امامت کی ہے بیعت
جو اس کے سوا ہے وہ ضلالت کی ہے بیعت
خود ساختہ دولت نہ امارت کی ہے بیعت
ہاں رب کی نمائندہ حکومت کی ہے بیعت
خاموشی جو ہوتی ہے اطاعت نہیں ہوتی
وہ صلح تو ہو سکتی ہے، بیعت نہیں ہوتی

اللہ کا خلیفہ کبھی ہوتا نہیں گمراہ
بچپن ہی سے ہوتا ہے رہِ حق سے وہ آگاہ
ہوتا ہے ولایت کے جہاں کا وہ شہنشاہ
ہوتی نہیں دنیاوی حکومت کی اسے چاہ
منسوب خلیفہ ہی سے رحمت ہے خدا کی
قدرت کی زمیں پر وہی حجت ہے خدا کی

ملعون کے میں زیرِ نگیں ہو نہیں سکتا
حقدار خلافت کا لعیں ہو نہیں سکتا
سردار مِرا منکرِ دیں ہو نہیں سکتا
سمجھوتہ مِرا اُس سے کہیں ہو نہیں سکتا
سر اپنا جھکے گا نہ کسی غیر کے آگے
خم ہوتا ہے کعبہ بھی کبھی دیر کے آگے؟

www.emarsiya.com

جب تک تو سر افراز اے اسلام نہ ہو گا
فرزندِ پیمبرؐ کو بھی آرام نہ ہو گا
جز خدمتِ دیں میرا کوئی کام نہ ہو گا
ورنہ تو زمانے میں ترا نام نہ ہو گا
قربان ہے گھر سارا مِرا دین کی خاطر
اللہ کے قانون کی، آئین کی خاطر

بیعت نہیں منظور، ہے منظور شہادت
ہے اپنے گھرانے کا تو دستور شہادت
جذبہ ہو جو پختہ تو نہیں دور شہادت
ہے رحمتِ حق سے مِرا مقدور شہادت
خواہش ہے کہ اب جلد چلے تیغ قضا کی
رنگیں ہو مِرے خوں سے زمیں کرب و بلا کی

بھائی ہیں عزیز اور مجھے بیٹے بھی پیارے
انمول نگینے ہیں مِرے راج دلارے
کھو جائیں گے کربل میں مِرے آنکھ کے تارے
کچھ خاک میں گم ہوں گے تو کچھ نہر کنارے
ہر شے سے ہے پیاری مجھے ہمشیر کی چادر
کر دوں گا فدا زینبؑ دلگیر کی چادر

www.emarsiya.com

جب سیدؑ ذی جاہ نے گھر بار کو چھوڑا
صحرا کے لیے آپؑ نے گلزار کو چھوڑا
کس دل سے مزاراتِ پُر انوار کو چھوڑا
مجبور ہوئے، صغریٰؑ بیمار کو چھوڑا
چپ چاپ سہے جاتے ہیں بیٹی کی جدائی
جذبات کی شدت سے مگر آنکھ بھر آئی

ہیں اہلِ حرم ساتھ، اکیلے نہیں نکلے
امت نے نکالا ہے خوشی سے نہیں نکلے
خاصانِ خدا شاہی کے بھوکے نہیں نکلے
اور جنگ کے خواہاں کبھی ایسے نہیں نکلے
پردیس کی لیتے جو لڑائی کے لیے راہ
لیتے نہ کبھی بہنوں کو اور بچوں کو ہمراہ

مکہ کی فضا میں شہِ افلاک ہیں پہنچے
واں کوفیوں کے خط بھی المناک ہیں پہنچے
کچھ خون بہانے وہاں سفاک ہیں پہنچے
بھیجے ہوئے ملعون کے چالاک ہیں پہنچے
کعبہ سے بھی پھر فکر ہوئی رختِ سفر کی
تقدیس نہ پامال ہو اللہ کے گھر کی

www.emarsiya.com

آتے ہیں نظر آپ کو حالات جو سنگیں
دیتے ہیں بدل حج کو بھی عمرے میں شہِ دیں
رخصت وہ لگے ہونے جو نہی صاحبِ تمکیں
کعبے نے صدا دی کہ مِرے قلب کی تسکیں
تعجیل عبادت میں کیے جاتے ہو حضرتؑ
کیوں داغ جدائی کا دیے جاتے ہو حضرتؑ

شبیرؑ لگے کہنے تُو اللہ کا گھر ہے
رحمت کا ہے گہوارہ، تو مسجودِ بشر ہے
اجداد ہمارے کی تو محنت کا ثمر ہے
مولود ترا حضرتِ عمرانؑ کا پسر ہے
حرمت کی جگہ، عزت و تکریم کی جا ہے
تعظیم تری بندوں پہ واجب ہے، روا ہے

آئے ہوئے حاجی ہیں جو یاں بہرِ زیارت
پوشیدہ ہیں ان لوگوں میں کچھ اہلِ شقاوت
پیدا وہ کوئی کر کے مِرے قتل کی صورت
یوں چاہتے ہیں امن کو کرنا ترے غارت
چل دوں تو تقدس ترا محفوظ رہے گا
رک جاؤں تو دھرتی پہ تری خون بہے گا

www.emarsiya.com

اس شہر میں منظور نہیں مجھ کو لڑائی
ہمراہ مِرے بہنیں ہیں اور ساتھ ہیں بھائی
اعداء نے یہاں امن کی گرخاک اڑائی
حرمت پہ تری کیا نہ ہنسے گی یہ خدائی؟
کانپو گے مرے قتل کا دیکھو گے جو منظر
گر جاؤ گے زینبؑ کی اگر چھن گئی چادر

کعبے نے کہا بات ہے دو چار دنوں کی
شبیرؑ نے فرمایا کہ فرصت نہیں اتنی
کعبے نے کہا ایسی ہے کیا آپ کو جلدی
شبیرؑ نے فرمایا کہ ہے بات ہی ایسی
کعبے نے کہا آپ کے جانے کا الم ہے
شبیرؑ نے فرمایا کہ جائز ترا غم ہے

کعبے نے کہا حج تو ہے اک اعلیٰ عبادت
شبیرؑ نے فرمایا کہ افضل ہے شہادت
کعبے نے کہا حج تو ہے جنت کی ضمانت
شبیرؑ نے فرمایا کہ ہم وارثِ جنت
کعبے نے کہا حج سے تو دُھل جاتے ہیں سب عیب
شبیرؑ نے فرمایا کہ بے عیب ہوں لاریب

www.emarsiya.com

کعبے نے کہا میرے ہیں معمار پیمبرؐ
شبیرؑ نے فرمایا ہمارے تھے وہ خوگر
کعبے نے کہا مجھ میں مقاماتِ مطہر
شبیرؑ نے فرمایا کہ ہم طاہر و اطہر
کعبے نے کہا میری کہانی ہی عجب ہے
شبیرؑ نے فرمایا مکمل ابھی کب ہے
کعبے نے کہا کیا یہ کہانی نہیں پوری
شبیرؑ نے فرمایا ابھی تک ہے ادھوری
کعبے نے کہا رہ گئی کیا بات ضروری
شبیرؑ نے فرمایا مِرا سجدۂ نوری
کعبے نے کہا آپ کا ہر سجدہ ہے اعلیٰ
شبیرؑ نے فرمایا کہ اک ہو گا نرالا
کعبے نے کہا تھوڑی سی معلوم ہو تفصیل
شبیرؑ نے فرمایا سن اے نور کی قندیل
جس وقت فدا ہونے کو لیٹے تھے سماعیلؑ
اور چاہا براہیمؑ نے ہو فرض کی تکمیل
نزدیک تھا ٹوٹے جسد و روح کا رشتہ
پیغامِ خدا لے کے اُتر آیا فرشتہ

www.emarsiya.com

بس روک دیا اس نے وہیں ذبحِ پسرؑ سے
منظور عمل ہو گیا رحمت کی نظر سے
آگاہ پیمبرؑ کو کیا ایک خبر سے
قربانی سر انجام یہ ہو گی اسی گھر سے
یوں کر کے خداوند نے پیغام کی تنزیل
قربانیٔ اعظم میں عمل کر دیا تبدیل

ہے حکمِ الٰہی کا جو مصداق، وہ میں ہوں
گردن جو کٹانے کا ہے مشتاق، وہ میں ہیں
رنگیں جو کرے گا رُخِ آفاق، وہ میں ہوں
بن جائے گا جو عظمتِ عشاق، وہ میں ہوں
قربانیٔ نبیؑ کی جو ہوئی دنبہ سے تبدیل
پہنچے گی مِری ذات سے تا پایۂ تکمیل

آئندہ محرم کے اب آئیں گے جو ایام
عاشور کے دن ہوگی فراوانیٔ آلام
سر ہوگا مِرا سجدے میں جب عصر کے ہنگام
کر دیں گے مجھے قتل وہیں دشمنِ اسلام
اب یاں سے لیے جاتا ہے سودائے شہادت
رُکنے نہیں دیتی ہے تمنائے شہادت

www.emarsiya.com

کعبے نے کہا آپ کو رکنا تو کہیں ہے
شبیرؑ نے فرمایا کہ وہ اور زمیں ہے
کعبے نے کہا مرکزِ انوار یہیں ہے
شبیرؑ نے فرمایا ضروری یہ نہیں ہے
کعبے نے کہا ایسی بھی ہے کوئی جگہ اور
شبیرؑ نے فرمایا کہ ہاں ہو گی بہر طور
کعبے نے کہا ارضِ مقدس وہ کہاں ہے
شبیرؑ نے فرمایا کہ وہ ہم پہ عیاں ہے
کعبے نے کہا اس کا کوئی نام و نشاں ہے
شبیرؑ نے فرمایا بلا وہم و گماں ہے
کعبے نے کہا مجھ کو نہیں اس کا پتہ ہے
شبیرؑ نے فرمایا کہ وہ کرب و بلا ہے
کعبے نے کہا وہ تو ہے اک وادیِ پرخار
شبیرؑ نے فرمایا کہ بن جائے گی گلزار
کعبے نے کہا لگتے نہیں ایسے تو آثار
شبیرؑ نے فرمایا نہیں کام یہ دشوار
کعبے نے کہا وہ تو زمیں دشتِ بلا ہے
شبیرؑ نے فرمایا کہ وہ خاکِ شفا ہے

www.emarsiya.com

کعبے نے کہا گرمی وہاں کی تو ہے مشہور
شبیرؑ نے فرمایا کہ حق کے لیے منظور
کعبے نے کہا لوٹا نہ واں سے کوئی مسرور
شبیرؑ نے فرمایا کہ ہم ہوں گے نہ مفرور
کعبے نے کہا فیصلہ حضرتؑ کا عجب ہے
شبیرؑ نے فرمایا یہی مرضیٔ رب ہے

اللہ رے صحرا کی تمازت، وہ کڑی دھوپ
سورج کی تپش ہے کہ قیامت کی گھڑی دھوپ
چلاتے ہیں حیوان ہے امسال بڑی دھوپ
اس قہر کی آئندہ پڑے گی، نہ پڑی دھوپ
ہر سمت رواں گرم ہواؤں کے بگولے
انساں میں نہیں تاب کہ وہ ریت کو چھو لے

خورشید کے پَرتو سے وہ جلتے ہوئے ٹیلے
آئینے کی صورت میں وہ ڈھلتے ہوئے ٹیلے
سورج کی حرارت سے پگھلتے ہوئے ٹیلے
چنگاریاں سینوں سے اگلتے ہوئے ٹیلے
شعلوں کا وہ طوفان اٹھاتے ہوئے ٹیلے
اک آگ کا دریا وہ بناتے ہوئے ٹیلے

www.emarsiya.com

بے چین ہیں، بیتاب ہیں، سہمے ہیں پرندے
سائے کے لیے بھاگتے پھرتے ہیں پرندے
گھبرا کے نشیمن سے وہ نکلے ہیں پرندے
منہ کھولے ہوئے نہر کو اڑتے ہیں پرندے
بے حال ہوئے، سینہ و سَر جلنے لگے ہیں
وہ آگ برستی ہے کہ پَر جلنے لگے ہیں

پژمردہ ہیں گل بوٹے، عجب دورِ خزاں ہے
سوکھی ہوئی ہر ذرۂ صحرا کی زباں ہے
اک لُو کے تھپیڑوں کا سمندر سا رواں ہے
دھرتی ہے شرر بار، فلک شعلہ فشاں ہے
اک نہر ہے سو اُس کا بھی جلتا ہوا پانی
وہ کھولتی لہریں وہ ابلتا ہوا پانی

اِس نہر سے کچھ دور وہ سادات کے خیمے
اولادِ شہِؑ ارض و سماوات کے خیمے
وہ اہلِ نظر، اہلِ کرامات کے خیمے
آیاتِ خدا، حق کی علامات کے خیمے
یثرب کے مکیں خطۂ ویراں میں ہیں اترے
کچھ عرش نشیں تپتے بیاباں میں ہیں اترے

www.emarsiya.com

اکسٹھواں یہ ہجرت کا عجب سال ہے آیا
کربل میں محمدؐ کی لیے آلؑ ہے آیا
کرتا ہوا یہ امن کو پامال ہے آیا
گردش میں ہر اک صاحبِ اقبال ہے آیا
درپیش کٹھن موڑ ہے پُر پیچ سفر میں
اللہ کے پیاروں کا سفینہ ہے بھنور میں

کچھ دیر کو اے گرمیِ صحرا ہو ذرا کم
اے دھوپ ہو تھوڑی سی خدا کے لیے مدھم
اے گرم ہوا قدرے توقف ہو، ذرا تھم
کچھ چاہیے ہونا تجھے اے خشک زمیں نم
نازوں کے پلے بے سروسامان ہیں آئے
امت کے یہاں بن کے وہ مہمان ہیں آئے

آتے ہیں مسلمان لیے ہاتھوں میں نیزے
خنجر سے مزین ہے کوئی تیر و کماں سے
لشکر ہیں ہزاروں کے بیابان میں پہنچے
ہوتے ہیں مدارات کے کیا یہ بھی طریقے؟
میدان میں کچھ اور ہیں کچھ نہر پہ آئے
پانی پہ مسلمانوں نے پہرے ہیں لگائے

www.emarsiya.com

اک بوند بھی سادات کے خیموں میں نہیں آب
جو مالکِ کوثر ہیں انہی کے لیے نایاب
بچوں میں نہیں پیاس کے سہنے کی رہی تاب
کملانے لگے پھول سے چہرے تھے جو شاداب
خیموں میں وہ پھرتے ہیں اٹھائے ہوئے کاسے
پانی نہ ملا اور رہے پیاسے کے پیاسے

مشکیزے ہیں سب خالی، سبھی جام و سبو خشک
بہتی تو لبالب ہے پر اِن کے لیے جُو خشک
نخلِ شہِؑ عالم کی ہر اک شاخِ نکو خشک
لب خشک، زباں خشک، دہن خشک، گلو خشک
بے حال ہیں سب پیر و جواں پیاس کے مارے
ہر فرد کی پلکوں پہ چمکتے ہیں ستارے

کرتے ہیں حسینؑ ابن علیؑ صبر کی تلقین
فرماتے ہیں ہر آن کہ ہرگز نہ ہوں غمگین
ڈھائیں گے ابھی لاکھوں ستم ہم پہ یہ بے دین
لازم ہے کہ ہر حال میں قائم رہے تمکین
کچھ فکر نہیں ظلم پہ ہم ظلم سہیں گے
آرام سے پھر خلد کے باغوں میں رہیں گے

www.emarsiya.com

یاں دل کو لگانا نہ کہ فانی ہے یہ دنیا
بس آگ، ہوا، خاک ہے، پانی ہے یہ دنیا
اللہ کے بندوں نے نہ مانی ہے یہ دنیا
تنکے کے برابر بھی نہ جانی ہے یہ دنیا
اس چیز پہ کیا تکیہ جو ہونے کو فنا ہے
انساں کی فقط عشقِ الٰہی میں بقا ہے

عاشور کی شب شہہؑ نے عبادت میں گزای
تسبیح کا تا دیر رہا سلسلہ جاری
کرتے رہے ہر آن ثنا خوانیٔ باری
امت کی شفاعت کے لیے گریہ و زاری
اصحابؓ کو فردوس کی تصویر دکھا دی
ہونے کو سحر آئی تو بیٹے کو صدا دی

شب ختم ہوئی جاتی ہے اٹھو علی اکبرؑ
دیکھو تو سحر آتی ہے اٹھو علی اکبرؑ
منہ روشنی دکھلاتی ہے اٹھو علی اکبرؑ
پیغام صبا لاتی ہے اٹھو علی اکبرؑ
نزدیک ہوا وقتِ نماز اٹھو اذاں دو
آنکھوں میں ذرا پھیر مدینے کا سماں دو

www.emarsiya.com

جب کرب و بلا میں علی اکبرؑ نے اذاں دی
لوگوں نے یہ جانا کہ پیمبرؐ نے اذاں دی
بول اٹھے ملک دشت میں حیدرؑ نے اذاں دی
گویا ہوئے رضوان کہ شبرؑ نے اذاں دی
حوروں نے کہا یہ ہے صدا سبطِ نبیؐ کی
لگتی ہے یہ آواز حسینؑ ابن علیؑ کی

کی عرض شہِؐ کرب و بلا نے کہ الٰہا!
اکبرؑ کی صدا شہر مدینہ میں بھی پہنچا
واں ہو گی پریشان بہن اس کی جو صغریٰؑ
کچھ دیر کو مل جائے گا اس کو بھی سہارا
موقع اُسے آرام کا ایسا نہ ملے گا
بیمار کو پھر چین کا لمحہ نہ ملے گا

بس جذب صدا کر لی وہیں بادِ صبا نے
پہنچا دیا فوراً اسے یثرب میں ہوا نے
صغریٰؑ کے لگی کانوں میں آواز جو آنے
اُمِ سَلِمہؓ کے وہ معاً آئی سرہانے
کہتی ہے برادر کی صدا آتی ہے نانی
بھیا علی اکبرؑ کی صدا آتی ہے نانی

www.emarsiya.com

شاید کہ پلٹ آئے مدینے کے مسافر
تقدیر نے لوٹائے مدینے کے مسافر
صد شکر کہ پھر پائے مدینے کے مسافر
دیکھوں گی کہ کیا لائے مدینے کے مسافر

تھے چھوڑ گئے مجھ کو مقدر کے سہارے
اب روٹھوں گی اور مجھ کو منائیں گے وہ سارے

صغریٰؑ کی اِدھر باتیں اُدھر دشت میں یہ حال
آوازِ اذاں کر گئی ہر قلب کو پامال
گردش میں فلک آیا، ستاروں کی پھری چال
فرطِ غم و فریاد سے خیموں میں ہے بھونچال

مضطر ہیں کہ اکبرؑ کی اذاں پھر نہ سنیں گے
پرنم ہیں کہ آوازِ جواں پھر نہ سنیں گے

شبیرؑ یہ فرمانے لگے اہلِ حرم سے
گو اپنا کلیجہ بھی پھٹا جاتا ہے غم سے
پر چاہیے ہم کو کہ نہ گھبرائیں الم سے
سیکھیں گے سبق اہلِ جہاں صبر کا ہم سے

ہے وقتِ نماز اور عبادت کی گھڑی ہے
سجدے میں گریں رحمتِ حق سر پہ کھڑی ہے

www.emarsiya.com

جس دم یہ کیا حضرتِؑ والا نے تکلم
اٹھتے ہیں سبھی، خاک سے کرتے ہیں تیمّم
جب حق کے پرستار عبادت میں ہوئے گم
حیران ہوئے چرخ پہ سارے مہ و انجم
نظارۂ صحرا میں ہے اک نور کا تڑکا
ایسے میں تو کچھ شوقِ نماز اور بھی بھڑکا

آگے وہ شہنشاہِؑ خوش القاب کھڑے ہیں
اور پیچھے بنی ہاشمؑ و اصحابؓ کھڑے ہیں
باندھے جو صفیں گوہرِ نایاب کھڑے ہیں
عرفاں کے سمندر میں وہ غرقاب کھڑے ہیں
سب خوش ہیں محبت پہ شہِؑ عقدہ کشا کی
نازاں ہیں رفاقت پہ امامِؑ دوسرا کی

پیدا ہوا ہر دل میں گداز اور زیادہ
رقت سے ہوا لطفِ نماز اور زیادہ
جھکنے لگی پیشانیٔ ناز اور زیادہ
خالق سے ہوئے راز و نیاز اور زیادہ
روحوں میں عبادت کا سرور اور زیادہ
چہروں پہ اتر آیا ہے نور اور زیادہ

www.emarsiya.com

خیموں میں جو ناموسِ نبیؐ محوِ دعا ہیں
میداں میں محبانِ علیؑ محوِ دعا ہیں
رحمت کے طلب گار سبھی محوِ دعا ہیں
سجدے میں کبھی اور کبھی محوِ دعا ہیں

ہر لب پہ خداوند کی تمجید و ثنا ہے
تکبیر کا غل، ذکرِ الٰہی کی صدا ہے

مشغولِ دعا ہیں اِدھر اللہ کے دلدار
حملے کو اُدھر لشکرِ دشمن ہوا تیار
دکھلائی جو حضرتؑ کو دیے جنگ کے آثار
فرمانے لگے اپنے رفیقوں سے، خبردار!

اٹھ جاؤ کہ مذموم ہیں دشمن کے ارادے
شبیرؑ کو معلوم ہیں دشمن کے ارادے

رہوار سجا لو کہ چلا آتا ہے دشمن
ہتھیار سنبھالو کہ چلا آتا ہے دشمن
نیزوں کو اُٹھا لو کہ چلا آتا ہے دشمن
تلواریں نکالو کہ چلا آتا ہے دشمن

کثرت میں ہے گو فوجِ شقی غم نہیں کرنا
سر کٹتا ہے کٹ جائے مگر خم نہیں کرنا

www.emarsiya.com

عاشور کا دن آیا ہے ڈٹ جاؤ دلیرو
بڑھ بڑھ کے کرو حملے اے اسلام کے شیرو
آگے جو شغال آئیں تو بڑھ کے اِنہیں گھیرو
کفار کے سر کاٹو فضاؤں میں بکھیرو
اپنوں کی خدا کرتا ہے امداد ہمیشہ
جوہر وہ دکھاؤ کہ رہیں یاد ہمیشہ

بے تاب تھے لڑنے کو جوانانِ تنو مند
عباسؑ جری، حضرتِ شبیرؑ کے فرزند
کھا کھا کے یہی کہتے تھے اللہ کی سوگند
ہر حال میں ہم حکمِ حسینیؑ کے ہیں پابند
سر راہِ خداوند میں قربان کریں گے
سو بار اگر زندہ ہوں سو بار مریں گے

ایک ایک جری لے کے شہؑ دیں سے اجازت
جاتا رہا میداں میں دکھانے کو شجاعت
دکھلائی دلیروں نے لڑائی میں وہ جرات
ششدر تھی زمیں اور ہوئی چرخ کو حیرت
پیادوں کو کیا قتل، سواروں کو گرایا
ایک ایک سپاہی نے ہزاروں کو گرایا

www.emarsiya.com

پیاسے تھے، کسی نے بھی تو ہمت نہیں ہاری
ہر ایک بہادر کی ہر اک ضرب تھی کاری
اعداء کی طرف ایسے بڑھاتے تھے سواری
ہو صید کے جس طرح تعاقب میں شکاری
پھیلی ہوئی میداں میں جو تا حدِ نظر تھیں
اک آن میں وہ ساری صفیں زیر و زبر تھیں

تھے بھوک سے بیتاب کئی روز کے پیاسے
کثرت سے مگر فوج کی سہمے نہ ذرا سے
یوں معرکہ آراء ہوئے سب اہلِ جفا سے
صحرا بھی لگا گونجنے تحسیں کی صدا سے
غل تھا کہ کبھی ایسی لڑائی نہیں دیکھی
یہ فن، یہ مہارت، یہ صفائی نہیں دیکھی

جانباز تھا ہر ایک شہادت کا طلب گار
بس کر دیا فردوس کا اللہ نے حق دار
دریا کے کنارے گرے عباسِؑ علمدار
بازو تھے قلم اور لبوں پر تھی یہ گفتار
افسوس کہ خالی رہا جام آپ کا مولاؑ
لو دنیا سے رخصت ہے غلام آپ کا مولاؑ

www.emarsiya.com

ہمشکلِ پیمبرؐ علی اکبرؑ بھی سدھارے
فرزندِ حسنؑ قاسمِؑ مضطر بھی سدھارے
پھر عونؑ و محمدؑ سے گلِ تر بھی سدھارے
اور ننھے مجاہد علی اصغرؑ بھی سدھارے
رخصت ہوئے احباب حسینؑ ابنِ علیؑ کے
مارے گئے اصحاب حسینؑ ابنِ علیؑ کے

کیا خوب حبیبؓ ابنِ مظاہر نے کیا کام
پانی کے عوض اس نے شہادت کا پیا جام
کیا جونؓ و زہیرؓ ایسوں نے کی خدمتِ اسلام
قربان ہوئے دین پہ بے درہم و بے دام
جاں بیچ کے حرؓ صاحبِ اقبال ہوا ہے
اور زینتِ سر زہراؑ کا رومال ہوا ہے

میداں میں ستم ڈھاتے رہے بزدل و مجہول
اور صبح سے شہؑ لاشے اٹھانے میں تھے مشغول
انمول تھا زہراؑ کے گلستاں کا ہر اک پھول
کس کس کو کریں یاد وہ اور جائیں کسے بھول
موجود تھے سب پیر و جواں فجر کو گھر میں
جب ظہر ہوئی، داغ بہتر تھے جگر میں

www.emarsiya.com

اب دشت میں تنہا ہے محمدؐ کا نواسہ
ہے پاس نہ ہمدرد، نہ مونس، نہ شناسا
فاقوں سے نڈھال اور کئی روز کا پیاسا
ہونٹوں پہ شکایت ہے نہ شکوہ ہے ذرا سا
اجڑا ہے چمن سارا، ہوئی گھر کی تباہی
ہر لمحہ زباں پر ہے مگر شکرِ الٰہی

خیموں میں پسر آپؑ کا سجادِؑ حزیں ہے
ولیوں کا ولی، علمِ امامت کا امیں ہے
باہمت و با حوصلہ، با عزم و یقیں ہے
افسوس مگر جنگ کے قابل وہ نہیں ہے
بیمار ہے، آ سکتا نہیں خیمے کے دَر تک
شدت وہ مرض میں ہے کہ اٹھتا نہیں سر تک

یوں سیدِؑ ذی جاہ نے فرمایا بہن سے
نکلے تھے بہت لے کے ہم ارمان وطن سے
افسوس، تہی باغ ہوا سرو و سمن سے
یہ قافلہ گزرے گا ابھی رنج و محن سے
درپیش سفر ہو گا تمھیں شام کا بہنا
تم ساتھ سدا عابدِؑ بیمار کے رہنا

www.emarsiya.com

شاہنشہِؑ کربل کی ہے تیار سواری
خیموں میں پریشان ہوئیں بیبیاںؑ ساری
گریہ ہے کہیں نالہ، فغاں ہے کہیں زاری
فرماتے ہیں حضرتؑ کہ لو اب اپنی ہے باری
ناناؐ نے بلایا ہے، کوئی دم کے ہیں مہماں
ہم جاتے ہیں اب آپ کا اللہ نگہباں

ہونے کو سوار آتے ہیں رہوار کے جب پاس
ہوتا ہے عزیزوں کے جدا ہونے کا احساس
جاری ہوئے آنکھوں سے وہیں اشکِ غم و یاس
دیتے ہیں صدا اے مرے اکبرؑ ، مرے عباسؑ
گھوڑے کی رکاب اور لگام آن کے تھامو
ہے وقتِ مدد آ کے سہارا تو ذرا دو

آ جاؤ مری آنکھوں کے اے نور کہاں ہو
دیتا ہے صدائیں دل رنجور کہاں ہو
اے میرے پسر بولو کہ محصور کہاں ہو
نزدیک ہو سوئے ہوئے یا دور کہاں ہو
بیٹا علی اکبرؑ ذرا بابا کی خبر لو
میداں کی طرف آ کے روانہ اسے کر دو

www.emarsiya.com

کیا روٹھ گئے مجھ سے اے عباسؑ وفادار
اے ابنِ حسنؑ تجھ کو چچا سے تھا بڑا پیار
آ جاؤ حبیبؓ ابن مظاہر تمہی اک بار
دیتے نہیں کیوں مجھ کو جواب اے حرؓ دیندار
رخصت سوئے میداں تھا کیا میں نے سبھی کو
کوئی بھی نہیں پوچھتا اب ابنِ علیؑ کو

بھائی سے یہ فرمانے لگیں زینبؑ ناشاد
دنیا کی ہوئے قید سے اپنے تو سب آزاد
سن سکتی نہیں آپؑ کا میں نالہ و فریاد
ہو مجھ کو اجازت تو کروں آپؑ کی امداد
لو کام بہن سے اسے عباسؑ سمجھ کر
تھامے یہ رکاب، آپ چڑھیں زینِ فرس پر

شبیرؑ چلے آتے ہیں تپتے ہوئے رَن میں
یا شیر کوئی کھوج میں آہو کی ہے بن میں
ہلچل سی مچی دشت میں اور کوہ و دمن میں
لرزاں ہے زمیں، زلزلہ ہے چرخ کہن میں
ہے شور کہ لو آ گیا جرار کا بیٹا
دلبندِ علیؑ، حیدرِؑ کرار کا بیٹا

www.emarsiya.com

یہ ڈھال، یہ رہوار، یہ تلوار وہی ہے
پوشاک علیؑ جیسی ہے، دستار وہی ہے
انداز و ادا، شوکتِ رفتار وہی ہے
ہونے کے لیے برسرِ پیکار وہی ہے
لگتا ہے نجف چھوڑ کے حیدرؑ چلے آئے
میدان میں خود فاتحِ خیبر چلے آئے

شبیرؑ مخاطب ہوئے یوں فوجِ شقی سے
اسلام لیا تم نے مِرے نانا نبیؐ سے
تم خوب شناسا ہو مِرے بابا علیؑ سے
زہراؑ کا پسر ہوں، نہیں پوشیدہ کسی سے
کیا بھول گئے قولِ شہنشاہِؐ زمن کو
سردارِ جناں مجھ کو کہا نیز حسنؑ کو

تم کیسی بری قوم ہو کیسی بری امت
کچھ خوفِ خدا ہے نہ تمھیں پاسِ رسالتؐ
معلوم تمھیں خوب ہماری ہے فضیلت
ہم آلِ پیمبرؐ ہیں، محمدؐ کی ہیں عترت
ہونا تو تمھیں چاہیے ممنون ہمارا
بے جرم بہاتے ہو مگر خون ہمارا

www.emarsiya.com

آنے کے لیے تم نے لکھے سینکڑوں مکتوب
اور کرتے رہے خود کو مِری ذات سے منسوب
ظاہر تو یہی تھا کہ مجھے رکھتے ہو محبوب
در پردہ مگر اہلِ حکومت سے تھے مرعوب

دنیا کا رہا خوف نہ ڈر روزِ جزا کا
پیمان بھی کیا خوب نبھایا ہے وفا کا

قانع تھا میں بیٹھا ہوا بس قبرِ نبیؐ پر
کچھ خواہشِ دنیا نہ کوئی فوج نہ لشکر
یثرب سے نکالا مجھے اے قومِ ستمگر
پھر پانے دیا چین حرم میں بھی نہ آ کر

دے اب بھی مجھے موقع تُو اے اُمتِ بدخواہ
روضے پہ چلا جاؤں یا کعبے کی میں لوں راہ

فرمانے لگے شاہؑ عمرِ سعد سے سن لو
باز آؤ مِرے قتل سے پانی مجھے دیدو
منظور اگر میری یہ باتیں نہیں تم کو
ایک ایک جواں مدِ مقابل مرے بھیجو

سن کر یہ کلام آپؑ کا کہنے لگا سالار
بات آخری تسلیم کیے لیتا ہوں ناچار

www.emarsiya.com

ایک ایک سپاہی جو لگا سامنے آنے
شمشیر لگی آپؑ کی سر اُن کے اڑانے
شہ زور چلے آئے کئی زور دکھانے
رکنے دیا دَم بھر نہ مگر تیغِ قضا نے
فی الفور کیا نارِ جہنم کو روانہ
دوزخ ہُوَا ہر مدِّ مقابل کا ٹھکانہ

چِلّایا عمرِ سعد کہ اے فوجِ یزیدی
تنہا ہو صف آرا یہ نہیں تاب کسی کی
حالت یہ لڑائی کی اگر یونہی رہے گی
بچ پائے گا کوئی بھی ہمارا نہ سپاہی
ہے سخت جری مدِ مقابل جو بشر ہے
سب ٹوٹ پڑو، شیرِ خداؑ کا یہ پسر ہے

سالار نے کی فوج سے جس وقت یہ گفتار
حملے کے لیے سارے سپاہی ہوئے تیار
شبیرؑ نے دیکھے جو بگڑتے ہوئے آثار
کہنے لگے تلوار سے اے تیغِ شرربار
دکھلا وہ ہنر جوہرِ حیدرؑ نظر آئے
پھر معرکۂ خندق و خیبر نظر آئے

www.emarsiya.com

کوفہ کی چلی فوج، بڑھا شام کا لشکر
دو شہروں کے افرادِ بدانجام کا لشکر
حرص و ہوسِ مال و زر و دام کا لشکر
ابلیس کی اک حسرتِ ناکام کا لشکر
نزدیکِ شہِؑ دیں سبھی مکار چلے آئے
ہاتھوں میں لیے خنجرِ خونخوار چلے آئے

لی شیر نے انگڑائی نظر آئے جو رُوباہ
آمادۂ پیکار ہوئے سیدِؑ ذی جاہ
آ پہنچا سرِ شہؑ پہ جونہی لشکرِ گمراہ
شمشیر اٹھی حضرتِ شبیرؑ کی ناگاہ
تھرائی زمیں، چرخ پہ لرزہ ہوا طاری
حملے کو بڑھی سبطِ پیمبرؐ کی سواری

اعداء کی طرف آتے ہیں اس طرح شہِ دیں
جس طرح کبوتر کی طرف آتا ہے شاہیں
برسی ہے اس انداز سے شمشیر وہ زریں
اک آن میں صحرا کی زمیں ہو گئی رنگیں
آندھی وہ چلی زاغوں کے پَر اُڑنے لگے ہیں
پتوں کی طرح فوج کے سر اُڑنے لگے ہیں

www.emarsiya.com

اللہ رے اُس شیر کا دشمن پہ جھپٹنا
بس آنکھ جھپکنے میں صفیں ساری الٹنا
بجلی کی کڑک سنتے ہی فوجوں کا سمٹنا
گھبرا کے جفا کیشوں کا پیچھے کو پلٹنا
شہباز کا بڑھ بڑھ کے شکنجے میں جکڑنا
شیطانی عناصر کو وہ پنجے میں جکڑنا

ہیبت سے فلک لرزا تو کہسار بھی کانپے
عالم ہوا حیراں، در و دیوار بھی کانپے
میداں جو اَٹا لاشوں سے سالار بھی کانپے
باطل کی حکومت کے نمک خوار بھی کانپے
ڈر ڈر کے سبھی اپنی کمیں گاہوں کو بھاگے
کوفہ کی طرف، شام کی کچھ راہوں کو بھاگے

حالت یہ جو دیکھی تو عمرِ سعد پکارا
اے ساتھیو کیا ہو گیا سب زور تمھارا
صد حیف رہا تم کو نہیں جنگ کا یارا
لو کام جوانو ذرا ہمت سے خدارا
بس گھیر لو ہر سمت سے جانباز اسد کو
تیروں سے کرو چھلنی ابھی اس کے جسد کو

www.emarsiya.com

سالار کی آواز سے شرمائے سپاہی
بھاگے ہوئے اب سارے پلٹ آئے سپاہی
میدان میں تاحدِ نظر چھائے سپاہی
تھے تیر و کماں جتنے، اٹھا لائے سپاہی
آواز تھی مارو شہِؑ صفدر کے پسر کو
مجروح کرو تیروں سے حیدرؑ کے پسر کو

میداں میں لگی ہونے جونہی بارشِ پیکاں
ہر سمت بڑھاتے تھے فرس رہبرِؑ دوراں
دکھلائے وہ جوہر کہ فرشتے ہوئے حیراں
کہتے تھے دلیر اتنا تو دیکھا نہیں انساں
کیا تہلکہ پیدا ہے کیا تیغِ دوسر نے
تھاما ہوا دھرتی کو ہے جبریلؑ کے پَر نے

اونچا کیا شمشیر کو کس شان سے دیکھو
تا عرش چمک اٹھتی ہے میدان سے دیکھو
ہر سمت نظر آتے ہیں طوفان سے دیکھو
گھبرا کے عدو گزرے کئی جان سے دیکھو
ڈر ہے کہ زمیں پر کہیں افلاک نہ گر جائیں
سکانِ سماوات سرِ خاک نہ گر جائیں

www.emarsiya.com

یوں تیغِ حسینؑ ابنِ علیؑ تیز چلی ہے
یک لخت ہزاروں پہ بلا خیز چلی ہے
ہر جوہرِ رفتار سے لبریز چلی ہے
کرتی ہوئی ماحول کو خونریز چلی ہے
ہر لمحہ چمک تاب و تبِ برق ہوئی ہے
ہلچل ہوئی جو غرب سے تا شرق ہوئی ہے

مشغولِ وغا تھا وہ ابھی شیرِ تنومند
کانوں میں محمدؐ کی صدا آئی کہ فرزند
قربان لڑائی پہ تری ہم ہوئے خورسند
دنیا میں کوئی تجھ سا بہادر نہیں ہر چند
اب سلسلۂ جنگ مگر بند ہو بیٹا
ہے وقتِ اذاں، ذکرِ خداوند ہو بیٹا

بس روک لیے سبطِ پیمبرؐ نے وہیں ہاتھ
ہاتھوں کا تھا رکنا کہ بڑھی تیروں کی برسات
پہلے بھی تھے کچھ زخمی شہؑ عالی مقامات
مخدوش ہوئے اور تنِ پاک کے حالات
اطراف و جوانب سے چلے آتے ہیں ناوک
پیوست رگ و پے میں ہوئے جاتے ہیں ناوک

www.emarsiya.com

ظلمات کے بادل میں ہے زہراؑ کا گھرا چاند
زہراؑ نے کہا گھر گیا دیکھو تو مِرا چاند
جب چھوڑ چکا زین کے گردوں کا سرا چاند
اک شور اُٹھا، فرش پہ دیکھو وہ گرا چاند

حوروں نے معاً بسترِ فردوس بچھایا
اور سر پہ کیا حضرتِ جبریلؑ نے سایہ

شبیرؑ نے فرمایا ہوں ممنون تمھارا
مشکل میں ہوا تم کو جو احساس ہمارا
اس وقت رکھوں فرحت و تسکیں کو جو پیارا
سمجھو کہ بدل جائے گا مضمون یہ سارا

کیا رہ گیا اب راحت و آرامِ جسد میں
ہٹ جاؤ، جھکوں بارگہہِ ربِ احد میں

بس ایک نظر آپؑ نے دوڑائی فلک پر
اور کر لیا پھر جانبِ کعبہ رخِ انور
مشغولِ عبادت جو ہوئے سبطِ پیمبرؐ
دکھلانے لگی ریگِ زمیں گرمیٔ محشر

جس وقت کیا آپؑ نے سجدے کا ارادہ
سورج کی تپش ہوگئی پہلے سے زیادہ

www.emarsiya.com

اب رکھ دیا سرکارؑ نے سر گرم زمیں پر
تسبیحِ خداوند ہے لب ہائے حسیں پر
قربان ملائک ہیں امامت کے امیں پر
ہوتی ہیں فدا حوریں بھی شاہنشہِ دیں پر
موصول ہوئی داد جو ارواحِ رسل سے
افلاک و زمیں گونجے ہیں تحسین کے غل سے

ہے خوابِ براہیمؑ کی تکمیل یہ سجدہ
فرمانِ خداوند کی تعمیل یہ سجدہ
اسلام کی دستار کی تفضیل یہ سجدہ
طاغوت کے کردار کی تذلیل یہ سجدہ
اس سجدے پہ قربان ہیں دارین کے سجدے
آغاز کے، انجام کے، مابین کے سجدے

شک اس میں نہیں، وقعتِ انساں ہے یہ سجدہ
دعویٰ ہے مِرا، حاصلِ عرفاں ہے یہ سجدہ
مومن کے لیے رفعتِ ایماں ہے یہ سجدہ
ہے جسم نماز اور دل و جاں ہے یہ سجدہ
گو سجدہ ہے خاصانِ خداوند کا خاصہ
یہ سجدہ مگر سارے ہے سجدوں کا خلاصہ

www.emarsiya.com

سجدہ ہے یہ کونین کے سجدوں سے نرالا
دنیا میں ہے سجدہ تو یہی دیکھنے والا
ہے چاروں طرف گھیرا ستمگاروں نے ڈالا
نیزہ کہیں برچھی، کہیں خنجر،کہیں بھالا
گرمی سے حذر، پیاس کی پرواہ نہیں ہے
مجروح تنِ پاک ہے،سجدے میں جبیں ہے

سجدے میں ابھی سر ہے کہ وہ شمرِ سیہ کار
بڑھتا ہے لیے ہاتھ میں اک خنجرِ خونخوار
ملعون ہوا قتلِ شہِؑ دیں پہ جو تیار
زہراؑ کی صدا آئی کہ ظالم نہ اسے مار
تکلیف و مشقت سے اسے پالا ہے میں نے
اورنور کے سانچے میں اسے ڈھالا ہے میں نے

گھبرایا نہ سہما، نہ ڈرا ظالم و سفاک
تھا گردنِ شبیرؑ پہ وہ خنجرِ ناپاک
افلاک سے آوازیں لگیں آنے المناک
طوفانِ بلا خیز سے ہر سمت اُڑی خاک
جب گردنِ مظلوم پہ خنجر وہ چلا کند
طوفان ہوا تیز، ہوئی بارشِ خوں تند

www.emarsiya.com

ڈھایا ہے ستم کیا ستم ایجاد نے دیکھو
کیا ظلم کیا خانماں برباد نے دیکھو
کی سنگدلی کیسی یہ جلاد نے دیکھو
کاٹا ہے گلا قاتلِ بے داد نے دیکھو
بوسے تھے لیے جس نے شہنشاہِؐ زمن سے
افسوس کہ وہ حلق جدا ہو گیا تن سے

برپا ہوا کونین میں مقتول کا ماتم
فرزندِ نبیؐ، بندۂ مقبولؑ کا ماتم
بے جرم و خطا روندے ہوئے پھول کا ماتم
اور باغ پہ تاریک شبِ طول کا ماتم
پُرسہ دیا نبیوں نے اسیرانِ محن کو
زہراؑ کو، محمدؐ کو، علیؑ اور حسنؑ کو

بیرونِ خیام آیا ہے سرکارؑ کا گھوڑا
سارا ہے بدن چھلنی، وہ زخمی نہیں تھوڑا
سیدانیوں نے حلقۂ ماتم وہیں جوڑا
سر پیٹ کے کہتی ہیں کہ راکب کہاں چھوڑا
تسکین گئی، صبر پڑا ماند ہمارا
کس گوشے میں اترا ہے بتا چاند ہمارا

www.emarsiya.com

اتنا تو بتا کیسے تری زین سے اترا
کس حال میں فرزندِ نبیؐ زین سے اُترا
آرام سے کیا ابنِ علیؑ زین سے اُترا
راکب ہے کوئی ایسے کبھی زین سے اُترا
خود اُترا ہے یا ناناؐ کی اُمت نے اُتارا
کس طرح اُسے اہلِ شقاوت نے اُتارا

چلاتی تھی منہ کر کے کوئی سوئے مدینہ
طوفاں میں گھرا آلِ محمدؐ کا سفینہ
کہتی تھی کوئی اب یہاں بیکار ہے جینا
گم ہو گیا صحرا میں امامت کا نگینہ
روتی تھی کوئی بی بی غش آتا تھا کسی کو
کہتی تھی کوئی شاہِؑ نجف اب تو خبر لو

رو رو کے یونہی حضرتِ زینبؑ نے کیے بین
رخصت ہوا پیاسا ہی مرے قلب کا سکھ چین
بس ختم ہوئی میرے لیے رونقِ کونین
اب گریہ و ماتم کے لیے وقف ہیں دن رین
فرقت کی شبِ تار یہ تا دیر رہے گی
اپنے لیے دنیا سدا اندھیر رہے گی

www.emarsiya.com

یثرب سے چلی تھی میں لیے سینکڑوں ارماں
یاں کرنے پڑے بیٹے فدا، بھائی بھی قرباں
لیٹے ہوئے چپ چاپ ہو کیوں اے مرے قرآں
آباد کیا تم نے تو اب گنجِ شہیداں
خاموش ہوئے ایسے نہیں بات بھی کرتے
روٹھا ہے کوئی بھائی کبھی یوں بھی بہن سے

کیا خوب چمن تھا یہ گل و لالہ سے آباد
وہ بادِ خزاں آئی کہ ہر گل ہوا برباد
مردوں میں فقط رہ گیا اک سیدِ سجادؑ
وہ بھی ہے گرفتارِ مرض، مضطر و ناشاد
بے آسرا بچے ہیں، وطن دور ہے بھیا
اب تیری بہن کتنی یہ مجبور ہے بھیا

چلاتی ہے شبیرؑ کی یوں دُخترِ کم سن
کس طرح جیوں گی اے مرے بابا میں تجھ بن
لوٹ آؤ میرے پاس اے اسلام کے محسن
سہنا تری فرقت نہیں میرے لیے ممکن
کیا چہرہ سکینہؑ کو نہ دکھلاؤ گے بابا؟
مر جائے گی جب بیٹی تو پھر آؤ گے بابا؟

www.emarsiya.com

خیموں میں ابھی گریہ و ماتم کی صدا تھی
فریاد تھی، نالہ تھا، کہیں آہ و بکا تھی
روتا تھا فلک اور زمیں حشر نُما تھی
آمادہ شرارت پہ مگر قومِ جفا تھی
فوجوں کو ملا حکم کہ سامان کو لوٹو
اُجڑے ہوئے زہراؑ کے گلستان کو لوٹو

سنتے ہی یہ فرمان بڑھی فوجِ ستمگر
سادات کے خیموں کو چلی فوجِ ستمگر
گھنگور گھٹا بن کے اُٹھی فوجِ ستمگر
شرمائی نہ جھجکی، نہ رُکی فوجِ ستمگر
پھر کیا تھا کہ ناموس کے جلنے لگے خیمے
اک آن میں بس آگ اگلنے لگے خیمے

صحرا میں عجب خوف ہے، دہشت ہے، دھواں ہے
تاریکی ہے، وحشت ہے، مصیبت ہے، دھواں ہے
چنگاری ہے، شعلہ ہے، حرارت ہے، دھواں ہے
لے شرق سے تا غرب قیامت ہے، دھواں ہے
دلدوز وہ منظر ہے کہ ڈر جاتے ہیں بچے
کچھ بھاگتے اور جاں سے گزر جاتے ہیں بچے

www.emarsiya.com

سادات پہ گزری ہے عجب شامِ غریباں
فریاد سے معمور تھے لب شامِ غریباں
یوں دیکھی کسی چشم نے کب شامِ غریباں
دشمن کو بھی دکھلائے نہ رب شامِ غریباں

امت نے یہ برتاؤ کیا آلِ نبیؐ سے
سر زخمی تھا زینبؑ کا بھی نیزے کی اَنی سے

تسبیح جو ٹوٹی تو بکھرنے لگے دانے
قرآن کے اوراق زمیں پر لگے آنے
تڑپا دیا زینبؑ کو جو پُر ہول فضا نے
بس عابدِؑ بیمار کے آتی ہیں سرہانے

کہتی ہیں یہاں تیرِ ستم چل گیا بیٹا
اٹھو کہ محمدؐ کا یہ گھر جل گیا بیٹا

عابدؑ کی کھلی آنکھ مگر بعد از مشکل
دیکھا کہ پھوپھی جاں ہیں کھڑی صورتِ سائل
سر ننگے جو دیکھا تو جگر ہو گیا گھائل
بیمار تڑپنے لگا، صد چاک ہوا دل

چِلّایا کہاں آپ کی چادر ہے پھوپھی جاں
زینبؑ نے کہا ہو گئی اسلام پہ قرباں

www.emarsiya.com

شبیرؑ کے بعد اب ہو تمہی رہبرِ دوراں
امت کے امام اور تمہی وارثِ قرآں
افسوس کہ سارا یہ چمن ہو گیا ویراں
اک مسئلہ بتلاؤ تو زینبؑ کو مِری جاں
ہے چاروں طرف آگ، یہ دلگیر کدھر جائے
خیموں سے نکل جائے کہ جل کر ہی یہ مر جائے

سجادؑ نے فرمایا کہ خود آپؑ ہیں دانا
اس حال میں جاں چاہیے ہر اک کو بچانا
تم سب کو مِرے ساتھ ابھی شام ہے جانا
دربار میں جا کر ہیں ابھی خطبے سنانا
ظالم کو ہر اِک موڑ پہ بدنام ہے کرنا
مظلومیٔ شبیرؑ کو اب عام ہے کرنا

کہتے ہیں کہ اس غم کی فضا میں اک بی بی
سینے سے لگائے ہوئے اک ننھی سی گٹھڑی
جلتے ہوئے خیموں میں پریشان تھی پھرتی
لگتا تھا کہ گٹھڑی میں کوئی چیز ہے پیاری
ہیرے ہیں، جواہر ہیں کہ موتی ہیں یہ ہر چند
چاندی کے یہ زیور ہیں کہ سونے کے گلوبند

www.emarsiya.com

ہے کون یہ بی بی کہ جو اس طرح ہے مضطر
شبیرؑ کی زوجہ، علیؑ اصغر کی ہے مادر
سامان لگا لوٹنے جب شمر کا لشکر
گٹھڑی یہ چھپائے ہوئے پھرتی تھی برابر
کوشش میں تھی بی بی کہ کسی طور یہ بچ جائے
کوئی نہ اِسے دیکھ سکے اور یہ بچ جائے

افسوس نظر پڑ ہی گئی ایک لعیں کی
سوچا کہ یہ گٹھڑی تو بہت قیمتی ہو گی
آگے جو بڑھا بی بی نے پھینک اس کی طرف دی
بے دیں نے اٹھایا اسے فی الفور یہ کھولی
ظالم تھا مگر رونے لگا منہ کو چھپا کر
گٹھڑی میں تھی ننھی سی قمیصِ علیؑ اصغر

اب لرزشِ بے پایاں ہے زاہدؔ کے قلم میں
آئندہ کے احوال نہ آئیں گے رقم میں
خالق سے دعا ہے یہ اسی حالتِ غم میں
شامل رکھے ہر آن مجھے اپنے کرم میں
پیدا شبِ تاریک میں تنویر کروں میں
تا عمر یونہی مدحتِ شبیرؑ کروں میں

◆◆◆

www.emarsiya.com